جنوری - اپریل 2023

CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

ننھے لکھاری

بچوں کا ادبی رسالہ

زیرِ سرپرستی	ڈاکٹر اے ایس چغتائی
مدیرِ اعلیٰ	ریحانہ کوثر
مدیر	سیدہ کنول بخاری
نظر ثانی	محمد اعظم
ڈیزائننگ	نفیس احمد اعوان، محمد عثمان
اہتمامِ اشاعت	سجاد عزیز خان

CHUGHTAI PUBLIC LIBRARY
A Project of Chughtai Foundation

0335-1113210
www.chughtailibrary.com
info@cplpk.org
3xx 3s 1 Canal Park Gulberg, Lahore

پیش لفظ

علم وحکمت کی ترویج واشاعت کے لئے لائبریریوں کا قیام اور انہیں آباد رکھنے کی عملی کوشش ہر ذی شعور قوم کی اولین ترجیح رہی ہے جس کا مقصد ثقافتی وعلمی ورثہ کا تحفظ، معاشرہ کی تعلیمی، فکری اور تحقیقی نمو کے ذریعے معاشی وسماجی ترقی کا فروغ تھا۔ لیکن پاکستان میں لائبریریوں کے قیام وانتظام پر عدم توجہی علمی زبوں حالی اور قیمتی علمی ورثہ کے ضیاع کا باعث رہی۔ کیونکہ سرکاری، فلاحی اور انفرادی کوششیں خاطر خواہ نتائج دینے میں ناکام رہی ہیں۔

پاکستان کے علمی ورثہ کے تحفظ تعلیم، تحقیق اور کتب بینی کی ترویج کے لئے ایک محب وطن پاکستانی، ڈاکٹر اختر سہیل چغتائی صاحب کی زیر سرپرستی، چغتائی فاؤنڈیشن کی طرف سے 2013 میں پہلی نجی پبلک لائبریری کی بنیاد رکھی گئی جس کی شاخیں کوئٹہ، لاہور، جہلم، ننکانہ صاحب، دیپالپور سمیت سولہ مختلف مقامات پر عوام الناس کی خدمت میں کوشاں ہیں۔ یہ لائبریری نادر، نایاب وتاریخی مطبوعہ کتب ورسائل وجرائد کے علاوہ پاکستان کے سب سے بڑے ڈیجیٹل مواد پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں قائم چغتائی لیب کے تمام بڑے مراکز میں مطالعہ واجرا کے لئے قیمتی کتب پر مشتمل ریڈنگ رومز قائم کئے گئے ہیں۔

نونہالان قوم کی تخلیقی صلاحیتوں کی آبیاری اور کتب بینی کی ترغیب کے لئے چغتائی لائبریری کی تمام شاخوں میں بچوں کے لئے الگ سیکشن قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں مختلف مشاغل کے ذریعے بچوں کی تخلیقی، سماجی، معاشرتی، معاشی، ذہنی، جسمانی اور روحانی صلاحیتوں کو نکھارنے کی سعی کی جاتی ہے۔ ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی خوش خطی، خطاطی، مضمون نویسی، مصوری، سائنسی تجربات، تقریر وتحریر سے متعلق مشاغل کے ذریعے بچوں کو عملی تربیت فراہم کی جاتی ہے بلکہ مقابلہ جات بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان مشاغل میں آرٹ، داستان گوئی، سمر کیمپس، سائنسی نمائشیں، مطالعاتی دورے، کوئز مقابلہ جات اور قومی دنوں کی مناسبت سے محافل کا انعقاد شامل ہیں۔

بچوں میں تحریر نگاری وتخلیق کا ذوق اجاگر کرنے، اپنی ثقافت، معاشرت، زبان وفکر سے جوڑنے، کتب بینی کی عادت راسخ کرنے اور قومی زبان کی ترویج کو فروغ دینے کے لئے "ننھے لکھاری" کے عنوان سے ایک میگزین کی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔ جس کا مقصد چھوٹے بچوں کو زبان وبیان کی نزاکتوں سے روشناس کروانا اور پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنے کی طرف راغب کرنا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں میگزین ننھے لکھاری اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پاکستان میں مقیم کوئی بھی بچہ اِس میگزین میں اپنی تحریریں چھپوا سکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ چغتائی پبلک لائبریری کی ممبر شپ حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ مفت اور بلا معاوضہ کسی بھی برانچ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس کے پیچھے یہ سوچ بھی کارفرما ہے کہ بچوں کی اپنی تحریروں پر مشتمل یہ میگزین ان میں حق ملکیت، تخلیقی ذوق اور حسی قوتوں کی بیداری کا باعث بنے۔ اس میں یہ حکمت بھی پوشیدہ ہے کہ ایک میگزین اپنی رنگارنگ، دل کش، دلچسپ اور مختصر تحریروں کے باعث مطالعاتی رغبت پیدا کرنے میں کتاب کی نسبت زیادہ موزوں اور معاون سمجھا جاتا ہے اور ایک ننھا قاری اپنے میلان، رجحان اور میسر وقت کے مطابق نثر، نظم، لطائف یا کسی دیگر صنف سے محظوظ ہو سکتا ہے۔

ہم پر امید ہیں کہ "ننھے لکھاری" میگزین بچوں کو لکھنے کے مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر اور موبائل کی سکرین کے عادی ننھے منے ہاتھوں کو فن تحریر وتخلیق سے آشنا کرنے میں بہترین سنگ میل ثابت ہو گا۔ ہم دعا گو اور متمنی ہیں کہ ہماری یہ کاوش نوزائیدہ نسل کی علمی آبیاری میں سرگرم کردار ادا کرے۔ انشااللہ

حمد

سارے جہاں کے مالک ، سارے جہاں کے والی
تیری ہے ذات افضل ، تیری ہے شان عالی

تو نے اُگائے سارے، پھل پھول اور پودے
دنیا کے باغ کا ہے ، تو ابتداء سے مالی

تو دو جہاں کا آقا ، تو دو جہاں کا مولا
کوئی بھی تیرے در سے آتا نہیں ہے خالی

تو نے بنایا عالم ، تو نے بسایا عالم
کرتی ہے ذکر تیرا ، گلشن کی ڈالی ڈالی

یا رب ! ہماری تجھ سے ، اتنی ہی آرزو ہے
جائیں نہ تیرے در سے ، خالی تیرے سوالی

احمد
13 سال

نعت

بزم کونین سجانے کے لیے آپؐ آئے
شمع توحید جلانے کے لیے آپؐ آئے

ایک پیغام جو ہر دل کو اُجالا کر دے
ساری دنیا کو سنانے کے لیے آپؐ آئے

ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پر بلانے کے لیے آپؐ آئے

ناخدا بن کے اُمنڈتے ہوئے طوفان میں
کشتیاں پار لگانے کے لیے آپؐ آئے

قافلے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دُور تک راہ دکھانے کے لیے آپؐ آئے

چشم بیدار کو اسرار خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لیے آپؐ آئے

محمد عبدالرحمن

13 سال

حدیث نبوی ﷺ

قال رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلّم:

"إن الله تعالی یحب إذا عمل أحدکم عملاً أن یتقنه"

(میزان الحکمہ ۔ ج ۳ ص ۲۱۳۲)

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو ایک وقت میں ایک کام لیکن مہارت سے انجام دیتا ہے"

موضوع: پائیدار کام

آج اسکول سے گھر پہنچتے ہی زینب نے شور مچانا شروع کیا۔ ماما میرے پرانے میگزین کہاں ہیں؟ میری کہانیوں کی پرانی کتابیں آپ نے کہاں رکھی ہیں؟

امی نے زینب کا شور سن کر کہا "ابھی اسکول سے آئی ہو، منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھالو میں میگزین اور کتابیں نکال دیتی ہوں۔" نہیں نہیں امی مجھے تو ابھی چاہیئے بالکل ابھی کام شروع کرنا ہے۔ مس نے کہا ہے، پالتو جانوروں کے بارے میں معلومات جمع کر کے لکھنی ہیں اور تصویریں بھی لگانی ہیں۔ میرا پروجیکٹ سب سے اچھا ہونا چاہیئے، بس میں فوراً کام شروع کرونگی، زینب نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ امی نے جب دیکھا کہ وہ بات ماننے کو تیار نہیں ہے تو سارے میگزین نکال کر دے دیئے، زینب نے کھانا بھی نہیں کھایا،

یونیفارم بھی تبدیل نہیں کیا اور پروجیکٹ بنانے بیٹھ گئی۔ امی نے کئی بار آواز بھی دی کہ آکر کھانا کھالو لیکن اس نے بات نہیں مانی۔ گھر کا سارا کام ختم کرنے کے بعد شام کو جب امی کچھ دیر آرام کرنے کے لئے کمرے میں گئیں تو دیکھا کہ زینب کے پورے کمرے میں کتابیں، میگزین، تصویریں اور کلرز وغیرہ پھیلے ہوئے تھے اور زینب اسکول کا یونیفارم پہنے کتابوں پر سر رکھے بے خبر سو رہی ہے۔ امی نے اسے اٹھا کر زبردستی جوس پلایا اور وہ جوس پیتے ہی پھر سو گئی اور جب اٹھی تو تھکن اور بھوک سے اسکا برا حال ہو رہا تھا اور پروجیکٹ بھی نامکمل پڑا تھا۔

دوستو! اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر کام کو اسکے وقت پر اور اچھی طرح کرنا چاہئے تاکہ کوئی کام زینب کے پروجیکٹ کی طرح ادھورا نہ رہ جائے۔

فواد خان

14 سال

ایک تاریخی عمارت کی سیر

کل چھٹی تھی۔ یہ ایک عمدہ دن تھا۔ ارحم کچھ دوستوں کے ساتھ میرے گھر آیا۔ وہ سب تفریح کے لیے مقبرۂ جہانگیر جانا چاہتے تھے۔ ہم نے کھانے والی کچھ چیزیں مارکیٹ سے خریدیں اور آدھے گھنٹے میں مقبرۂ جہانگیر پہنچ گئے۔ ہم سب بہت خوش تھے۔ ہم نے ٹکٹ خریدے اور اندر چلے گئے۔ یہ مقبرہ خاندان مغلیہ کے چوتھے شہنشاہ نورالدین کے دور کا ہے۔ نورالدین کا لقب جہانگیر تھا۔ اس کی پیدائش ہندوستان کے مشہور و معروف بزرگ شیخ سلیم چشتی کی خانقاہ میں ہوئی اس بزرگ ہستی کے نام پر شہزادے کا نام سلیم رکھا گیا۔ اس نے نہایت دانشمندی سے امور سلطنت سرانجام دیئے۔

جہانگیر کو فارسی اور ترکی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اکبر کے انتقال کے بعد اس کی وصیت کے مطابق جہانگیر ابو المظفر نورالدین محمد بادشاہ غازی کے لقب سے خاندان مغلیہ کا چوتھا شہنشاہ بنا۔ اس نے بہت سی مغلیہ عمارات تعمیر کروائیں۔ مغلیہ دور حکومت میں فن تعمیر کو بہت اہمیت حاصل ہوئی۔ بادشاہی مسجد، قلعہ لاہور، شالامار باغ اور ہندوستان میں تمام عمارتیں جو تاریخی اہمیت رکھتی ہیں وہ سب مغلیہ دور کی زندہ اور جاگتی مثالیں ہیں۔ مغلیہ فن تعمیر کا یہ مقبرہ انتہائی خوبصورتی اور مہارت سے تیار کیا گیا ہے اور اس میں خوبصورت سنگ مرمر قابل تحسین ہے۔ یہ لاہور میں شاہدرہ کے مقام پر تعمیر ہوا۔ ہم نے مقبرے کے وسیع میدان میں فٹ بال بھی کھیلا۔ جلد ہی دو پہر کے دو بج گئے۔ ہم نے دو پہر کا کھانا کھایا اور تھوڑی دیر آرام کیا اور گپ شپ لگائی۔ شام کو ہماری پکنک ختم ہوئی اور ہم خوشی خوشی گھر واپس آ گئے۔

جواہر علی

12 سال

حضرت صالحؑ

حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالی کے برگزیدہ انبیاء میں سے ایک ہیں۔ ان کی قوم ان کی ہر کوشش کے باوجود ایمان لانے کے لیے تیار نہ تھی۔ ایک روز آپؑ کی قوم نے شرط لگادی کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے لیے پہاڑ کے پیچھے سے ایک اونٹنی اس کے بچے کے ساتھ بھیج دے جو وہ اونٹنی دودھ دینے والی ہو تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت صالح علیہ السلام پریشان ہوگئے کہ ان کی قوم کس قدر نادان اور ہٹ دھرم ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دعا میں درخواست کی اور اللہ پاک نے آپؑ کی دعا کو قبول فرمایا اور پہاڑ کے پیچھے سے ایک اونٹنی بھیج دی۔ جو اپنے ساتھ ایک بچہ بھی لائی تھی۔ وہ بہت دودھ دیتی تھی۔ اتنا کہ سب قبیلے والوں کے برتن بھر گئے اور انھیں سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ دودھ کہاں رکھیں۔ تب انھوں نے پہاڑ کو تراش کر ایک پیالہ بنایا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ ایک دن یہ اونٹنی تالاب پر پانی پیے گی اور دوسرے دن تمھارے پالتو جانور پانی پییں گے۔ جس دن اس اونٹنی کی باری ہوتی وہ بہت سارا پانی پی جاتی۔ قوم کے کچھ لوگ دوسرے لوگوں کو بھڑکانے لگے کہ یہ اونٹنی ہمارے پالتو جانوروں کے حصے کا پانی بھی پی جاتی ہے۔ چنانچہ چند لوگوں نے اس اونٹنی کو مارنے کا ارادہ کرلیا۔ حضرت صالح علیہ السلام انھیں پہلے ہی بتا چکے تھے کہ یہ اللہ پاک کی بھیجی ہوئی اونٹنی ہے، اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ مگر قوم کے کچھ لوگوں نے چھپ کر اونٹنی پر حملہ کردیا۔ جس وقت اونٹنی کی جان نکل رہی تھی اللہ پاک نے اونٹنی کا بچہ اٹھالیا۔ اس کے بعد زور کی ہوا چلی کہ معلوم ہی نہ ہوا کہ اس کا بچہ کہاں گیا۔ اسی وقت اس قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور وہ قوم نیست و نابود ہوگئی۔

پیارے بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ **ناقہ صالحؑ** یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قرآن کریم میں **ناقۃ اللہ** یعنی اللہ کی اونٹنی کہا گیا ہے۔ اس قصے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ پاک کی ہر حال میں فرماں برداری کرنی چاہیے۔ اللہ پاک کی فرماں برداری کرنے سے کامیابی ملتی ہے اور نافرمانی کرنے سے ناکامی ملتی ہے۔

محمد حسن

نو سال

مکڑا اور مکھی

مکڑا اپنی جھونپڑی کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ یکایک اس کی نظر ایک مکھی پر پڑی، جو آہستہ آہستہ اڑتی چلی جا رہی تھی۔ مکڑے نے خوشامد بھری آواز میں اسے مخاطب کیا۔ "پیاری مکھی! تم ہر روز ادھر سے گزرتی ہو لیکن کبھی میری کٹیا میں نہیں آئی۔ یہ کیسی عجیب بات ہے اگر غیروں سے تعلق نہ رکھا جائے تو کوئی بات نہیں، لیکن اپنوں سے یوں کھچے کھچے رہنا اور بھولے سے بھی انھیں یاد نہ کرنا، اچھا نہیں لگتا۔ دیکھو نا پیاری مکھی! تم میری کٹیا میں آؤ تو اس سے میری عزت بڑھے گی، تمھاری خاطر مدارت کر کے مجھے بہت خوشی ہو گی۔ اب تم یوں کرو کہ وہ سامنے جو سیڑھی ہے اس پر قدم رکھو اور اندر آ جاؤ۔"

مکھی نے یہ ساری باتیں سنیں، پھر ہنس کر کہا "مکڑے میاں! تم اپنی ان چکنی چپڑی باتوں سے کسی اور کو بہلاؤ۔ میں اتنی بے وقوف نہیں جو تمھاری باتوں سے دھوکا کھا جاؤں۔ میں جانتی ہوں کہ تمھاری سیڑھی پر ایک بار جو چڑھ جائے پھر اتر نہیں سکتا۔ میں تمھارے جال میں پھنسنے کے لیے تیار نہیں۔"

مکڑا بولا "تم جیسا سادہ اور نادان شاید ہی کوئی اور ہو۔" بھولی مکھی! مجھے تو تمھاری خدمت کرنی تھی۔ میرا اس میں اپنا کیا لالچ ہو گا۔ میں نے تو یہ سوچا کہ تم نہ جانے کتنی دور سے اُڑتی آ رہی ہو، تھک گئی ہو گی۔ تھوڑی دیر میرے گھر ٹھہر کر آرام کر لو گی تو تمھاری تھکان دور ہو جائے گی۔ پھر ایک اور بات بھی ہے۔ میرا گھر باہر سے تو چھوٹا نظر آتا ہے لیکن تم اندر آؤ تو پتا چلے گا کہ میں نے اسے کتنے چاؤ سے سجایا ہے۔ اس میں کتنی ہی چیزیں ایسی ہیں جنھیں دیکھ کر تم خوش ہو گی۔ دیواروں پر میں نے خوش نما آئینے جڑ رکھے ہیں اور دروازوں، کھڑکیوں کو باریک پردوں سے سجایا ہے۔ مہمانوں کے آرام کی خاطر بہت خوب صورت اور نرم بستر موجود ہیں۔ پیاری مکھی! تم ہی بتاؤ کیا یہ سب چیزیں کہیں ایک جگہ مل سکتی ہیں؟

مکھی ہنس کر بولی۔

مکڑے میاں! تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہو سکتا ہے یہ سب چیزیں تمھارے گھر میں ہو. لیکن اس بھول میں نہ رہنا کہ میں تمھارے گھر میں قدم رکھوں گی۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تمھارے خوب صورت اور نرم بستروں پر جو ایک بار سو جائے وہ زندہ اٹھا نہیں کرتا۔

مکڑے نے دل میں سوچا کہ مکھی ہوشیار ہے۔ اسے پھانسنا آسان کام نہیں۔ اس پر کوئی نئی تدبیر آزمانی چاہیے۔ مکڑا جانتا تھا کہ خوشامد ایسی چیز ہے جس سے کام چل ہی جاتا ہے۔ دنیا میں ہر کوئی خوشامد کا بھوکا ہے۔ مکڑے نے خوشامد کا ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ میٹھی آواز میں بولا۔

"پیاری مکھی! تم ناحق مجھ پر شک کر رہی ہو۔ میں جو تمھاری دعوت کر رہا ہوں اور تمھیں اپنے گھر بلا رہا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے تمھیں اتنی عزت دی ہے، ایک بار جو تمھیں دیکھ لے تم پر فریفتہ ہو جاتا ہے۔ اللہ نے تمھیں کیسی خوش نما آنکھیں دی ہیں، موتی کی طرح صاف و شفاف اور روشن۔ سر پر ایسی پیاری کلغی جس نے تمھارے حسن کو دوبالا کر رکھا ہے۔ تمھارا حسن، تمھارا لباس، اور اس پر خوب صورتی اور صفائی پھر اُڑتے اُڑتے گانے گانا، خدا نے کیسی کیسی خوبیاں تمھیں عطا کی ہیں۔"

مکھی نے جو اپنی تعریف سنی تو سب کچھ بھول گئی۔ اس کا دل پسیج گیا۔ کہنے لگی "مکڑے میاں! میں خود بھی کسی کا دل دُکھانا اور بے وجہ انکار کرنا اچھا نہیں سمجھتی، لو میں تمھارے پاس آجاتی ہوں۔"

مکھی نے یہ کہا اور اڑ کر مکڑے کی طرف آئی۔

مکڑا اپنی جگہ سے اچھلا اور اسے دبوچ لیا۔

اسے بڑے زور کی بھوک لگی تھی۔ مکھی ہاتھ آئی تو خوشی خوشی اس سے اپنا پیٹ بھرا۔ اس کی خوشامد کام کر گئی تھی اور شکار ہاتھ آ گیا تھا۔

انتخاب: انہیہ فاطمہ

لکھاری: فرزانہ یاسمین

مسکراتے رہیں

- بابا جان (احمد سے): تم اتنی دیر اسکول میں کیا کرتے ہو؟

احمد: چھٹی کا انتظار۔

- پہلا دوست: گھڑی اور بیوی میں کیا فرق ہے؟

دوسرا دوست: گھڑی بگڑتی ہے تو بند ہو جاتی ہے۔ بیوی بگڑتی ہے تو شروع ہو جاتی ہے۔

- فقیر: (ایک چھوٹے بچے سے) بیٹا ایک پیسے کا سوال ہے؟

بچہ: بڑے میاں میں حساب میں کمزور ہوں۔

- چھ سو صفحات کی کتاب کتنے دنوں میں لکھی جا سکتی ہے؟

رائٹر: چھ مہینوں میں.

ڈاکٹر: دو مہینوں میں.

وکیل: ایک مہینے میں.

طالب علم: پہلے یہ بتاؤ کہ امتحان کب ہیں؟

ارحم علی

13 سال

سہیلی - بوجھ پہیلی

- نگلیں اس کو تو زندہ
  وہ نگلے تو ہم مر جائیں

- بیس کے سر کاٹے
  نہ کوئی مرا نہ خون نکلا

- میں اسے دیکھتا ہوں
  وہ مجھے نہیں دیکھتا

- ایسی چیز کا نام بتاؤ
  پانی پی کر جو مر جائے

- اِدھر سے اُدھر
  چلتی جائے تو بڑھتی جائے

1۔ پانی، 2۔ ناخن، 3۔ آئینہ، 4۔ آگ، 5۔ افواہ

وانیہ

14 سال

پیارا وطن

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن
ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سہانا ہے ، سرسبز ہے سارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن
یہ سبز جنگل لہکتے ہوئے
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے
بہاریں ہیں باغوں میں چھائی ہوئیں
گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئیں
خوشی سے ہے بھرپور سارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن

عبدالرحیم بٹ

12 سال

تصویر مکمل کریں اور رنگ بھریں۔

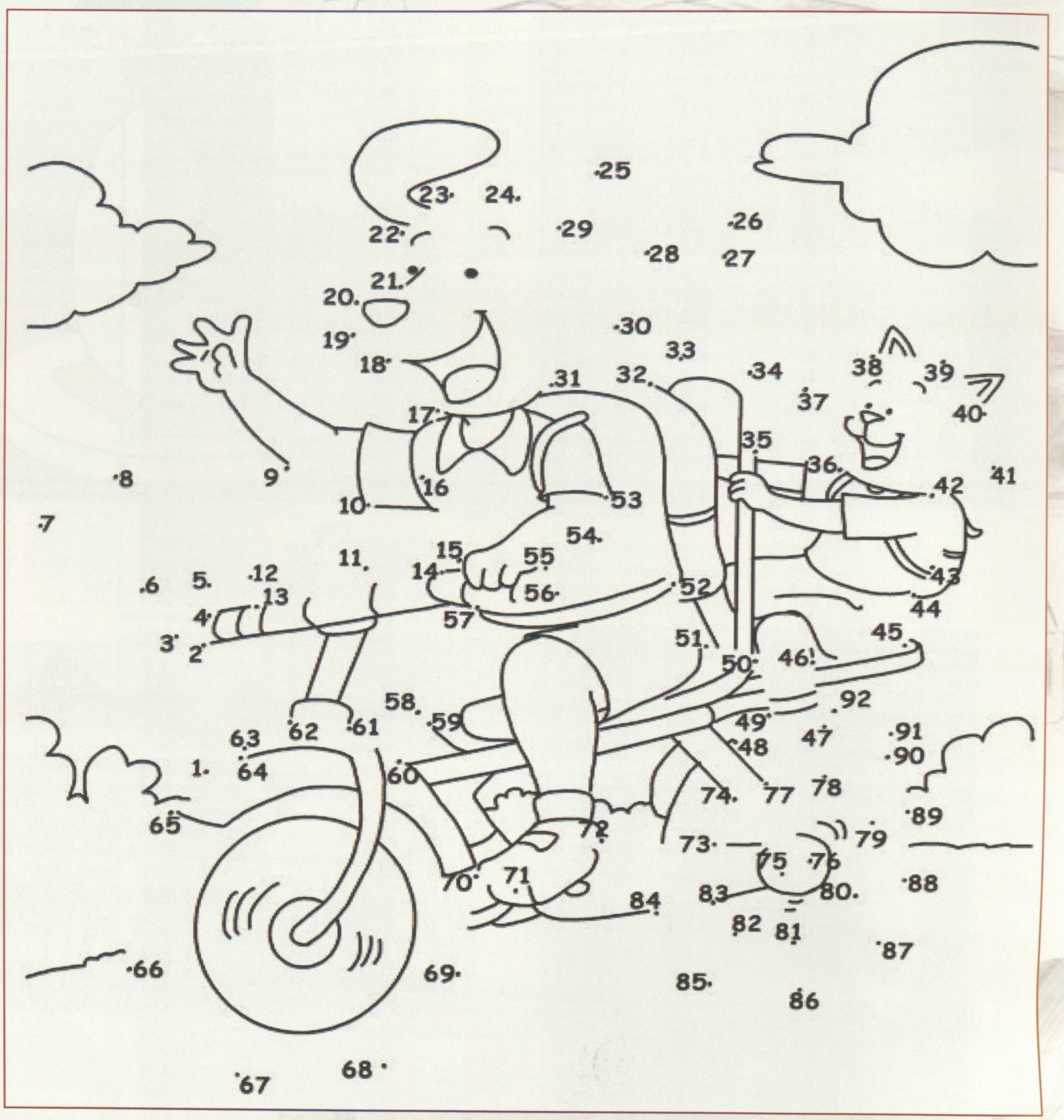

آرٹ کارنر

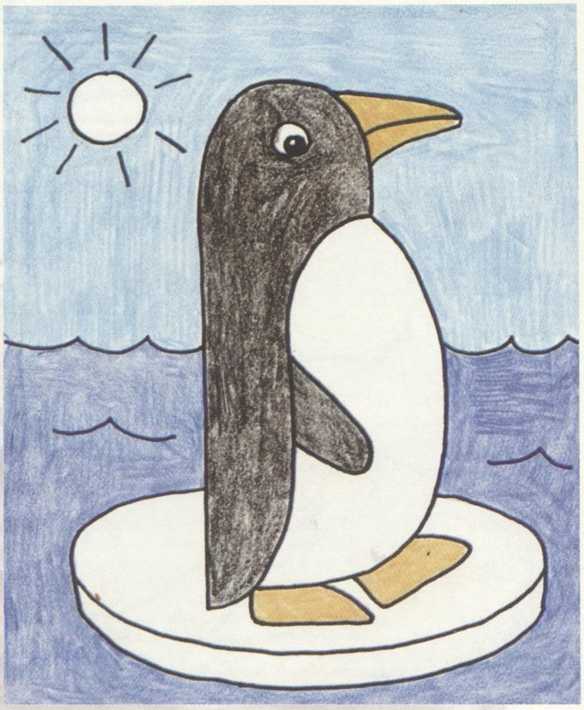

مہک فاطمہ

11سال

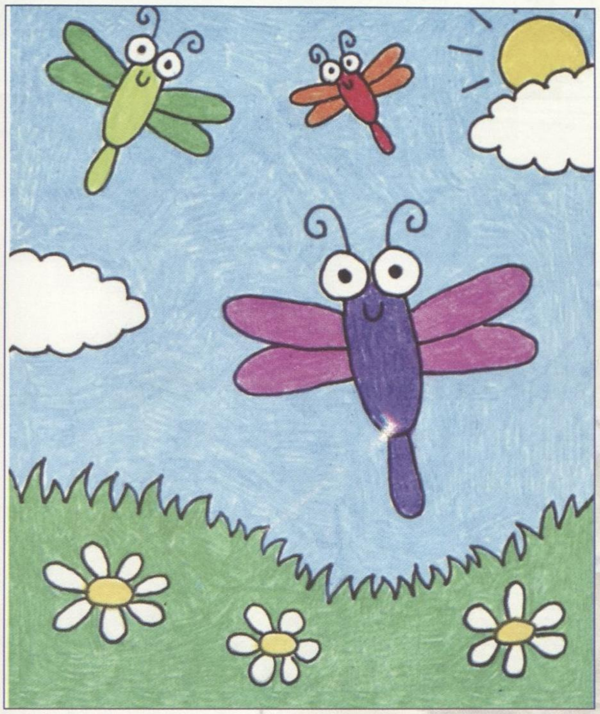

فاطمہ بخاری

13سال

ابیہ ایمان

10سال

زینب

12 سال

فرق تلاش کریں

آپ بھی لکھیں-ایک کہانی

پیارے بچو! کیا آپ خود کہانی لکھ سکتے ہیں؟ چلیں آج کوشش کرتے ہیں۔ بس کرنا یہ ہے کہ نیچے دی تصویر کو غور سے دیکھ کر سوچیں اور ایک کہانی بنانے کی کوشش کریں۔ اور ہاں اس صفحہ کی تصویر اپنے نام، کلاس، اپنی تصویر کے ساتھ ہمیں بھیجنا نہ بھولیں۔